خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 1

Time 17:13

۱۔بیعت ہوناکیوں ضروری ہے ؟

سوال :ہم دیکھتے ہیں کہ روحانی علوم کے لیے کسی استاد سے بیعت ہو نا ضروری ہے یہاں ایک دفعہ بیعت ہو نے کے بعد مر یدبیعت توڑ نہیں سکتا۔ ایسا کیوں کس لئے ہے کیا بیعت ہو ئے بغیر کو ئی شخص رو حانی علوم بالکل نہیں سیکھ سکتا کیا بیعت ہو نے کے بعد استادکا ہر حکم ما ننا پڑتا ہے چا ہیے وہ ز ندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو یعنی اس کا تعلق روحانی علوم سے ہو چا ہیے اس بندے کی ڈگری مجیلیٹی یا چوائس ختم ہو جا تی ہے ۔کیا بیعت ہو نے کے بعد بنیادی دلچسبیوں کو یا نو کر ی کا روبار شا دی بیاہ دوست احباب کو چھوڑنا پڑتا ہے یہ ساری باتوں کی واضاحت فرمائیں۔

ابا جی :۔دیکھئے پہلے بھی کئی دفعہ یہ سوال میرے سامنے آئے کہ

کیو ں ضروری ہے بیعت ہو نا کیوں ضروری ہے تو اس میں اس سوال کے جواب میں سوال میں کر تا ہوں کہ کچھ پڑھنے کے لئے اسکول میںجا نا کیوں ضروری ہے ہم بچوں کو کیوں اسکول میں داخل کر اتے ہیں مدرسے میں کیوں داخل کر واتے ہیں کیو ں استا دبنا تے ہیں بچے کا تو اس کا مطلب یہ ہے کو ئی بھی علم ہو چا ہیے وہ دنیا وی ہو دینی ہو یا رو حانی ہو اس کے لئے استاد کا ہو نا ضروری ہے بغیر استاد کے کو ئی آدمی کچھ نہیں سیکھ سکتا اب وہ استاد آپ کو برا ہ راست اپنی شا گر دگی میں لیکر کچھ سیکھا دے یا آپ اس کی شا گر دگی اختیار نہ کر یں استاد کو دیکھ کر کام کر یں کسی بھی صورت سے کر یںتو آپ کو اس کو Fllow

کر یں گے اس ہی کو استاد ما نے گے تو جب ہم دنیا وی علوم جو ہیں استا دکے بغیر نہیں سیکھ سکتے تو رو حانی علوم استاد کے بغیر کیسے سیکھ سکتے ہیں ۔ حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کا ئنات بنا ئی اللہ تعالیٰ سے سب سے قریب تر ین محمو د تر ین بندے ہیاللہ تعالیٰ نے جب قرآن نا زل کیاتو بیچ جبرا ئیل کو ڈال دیا میں جبرا ئیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور انہوں نے ہی حضور پاک کو قرآن پاک سیکھا یا انہوں نے کہا کہ بسم ربک الذی ...پڑھا تو نہیں تو حضرت جبرا ئیل نے کہا نہیں تمہا را رب کہتا ہے تم پڑھو ایک نظام جو ہے اس کا شعوری شعوری نظام ہے شعوری نظام میں استا

دکا داخل ضروری ہے اب یہ کو ئی رو حانی سیکھنے کے لئے آپ کو استاد بنا تے
ہیں تو اس استاد کو آپ کو روحانی استاد کہیں یا پیرو مر شد کہیں کیا فرق ہوا
اور اپنے آپ کو رو حانی شا گر د کہیں یا مر ید کہیں تو اس سے کو ئی فرق نہیں
پڑتا ہاردو میں طالبعلم کہتے ہیں اردو میں شا گر د کہتے ہیں اسی طر ح رو
حانیت میں اسٹوڈنٹ کو شاگر د علم کو طا لب علم کو مر ید کہتے ہیں ہاب رہا
یہ سوال کہ ایک جگہ بیٹھ کر ہو نہ کہ بعد آدمی دو ستری جگہ بیٹھ نہیں سکتا
یہ حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام اس کی ایک وجہ تو یہ سمجھ میں آتی ہے کہ
آپ اپنے بچے کو اسی اسکول میں داخل کر یں چھ مہینے پڑھا ئیں اس کو چھ
مہینے بعد دو سرے اسکول میں داخل کر دیں تین مہینے میں اس اسکول میں پڑ
ھا ئیں پھر تیسرے اسکول میں داخل کر دیں۔ کیا بچے آپ کا پڑھ سکے گا کیوں
اس لئے کہ علم سیکھنے کے لئے علم سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ذہنی مر
کزیت کا قائم ہو نا ضروری ہے کسی ایک آدمی کو کسی ایک استاد کو اپنے لئے
ایک یعنی ایک معمول اور اس کو ایک معمول بننا ضروری ہے ب دیکھئے استا دکہتا
ہے الف بچہ کہتا ہے الف اب دو سرا استاد کے پاس لے جا ئیں انگریزی کا وہ کہے
گا

A

اب بچہ کہے گا

A

اب الف پڑھ سکے گا یا

A

پڑھ سکے تو اب یہ ضروری ہے کہ ایک استاد ہو اب ایک استا د سے شا گر د جو
ہے دل کی رو حانیت کے طور سے اگر آپ غور کریں تو رو حانیت کے نقطہ نظر
سے رو حانی علوم سیکھتا ہے انبیا ء علیہم الصلوٰ ة والسلام کی طر ز فکر کو
درا صل سے رو حانیت کہتے ہیں اللہ کے ولی جو ہیں اللہ کے نبی کی جو طر
زفکر ہے اس میں ر وحانیت ہے اب اگر آپ نے کسی کو اپنا استا د بنا لیا یا مرشد
بنا لیا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے کو جو علوم سیکھا ئے گا تو اس کی اپنی
ایک ذاتی طر ز فکر ہے جو اس کو اپنا ئیں گے تو وہ طر زفکر آپ کو جب ہی
منتقل ہو گی جب آپ اس کو اپپنا سب کچھ مان لیں گے گر آپ اس کو اپنا سب
کچھ نہیں مانیں گے تو وہ طرزفکر آپ کومنتقل نہیں ہو گی اور جب طر ز فکر
منتقل نہیں ہو گی تو آپ علم نہیں سیکھ سکتے تو ایک جگہ آدمی بیعت ہو نے
کے دو سری جگہ بیعت نہیں ہو تا تو طر زفکر میں مثلاً ایک آدمی جو ہے آپ
دیکھتے ہیں جو ایک آدمی کے میزاج میں سختی ہے تھوڑی سی جلال ہے غصہ ہے
اب ایک آدمی میںنر می ہے تو آپ بیعت ایسی جگہ ہو گئے جس کی تر بیت میں
نر می ہے مرا وت ہے اخلا ق ہے پیا ر ہے وہ کہتا جی کچھ بھی ہو بچے کو پیار

سے ہی ٹھیک کر نا ہے بچے کب تک ٹھیک نہیںہو گا کب تک ٹھیک نہیں ہوگا چھ
مہینے لگے گا ساتھ مہینے لے گا سال دو سال لگے گے مارتا پیٹتا نہیں ہے محبت
سے ٹھیک کر تا ہے دو سری جگہ آپ بیعت ہو گئے وہ بزرگ ہیں جلالی وہ کہتے
ہیں وقت کا کیا انتظار کر نا اچھی طرح بندے صیحح را ستے پر نہ آئے مارو اسے تو
اب بتا ئیے وہ یہاں سے جا کر وہاں چلا جا ئے گا تو کچھ بھی نہیں سیکھ سکتا
ایسی صورت سے جلالی بزرگ کے پاس کچھ رہ گیا تووہ طر زفکر منتقل ہو نے
میں اس کی ایک خاص قسم کی سختی آجا ئے گی غصہ آجا ئے گا جلال آجا ئے گا
اب وہ ایسی جگہ آگیا جہاں ہر چیز خانے میں ہے تو پھر اندھیرا ہو جا ئے کہ
بھئی یہاں تو کو ئی پو چھتا نہیں چلو یہاںجو کچھ کرو تو طر زفکر میں تبدیلی آجا
تی ہے پیر ومر شد کے بد لنے سے اس لئے آدمی کا جو راستہ ہو تا ہے اس لئے
چھوٹا ہو جا تا ہے اور آدمی جو ہے و ہ رو حانیت نہیں سیکھ سکتا اس لئے ایک
جگہ بیعت کے بعد دو سری جگہ آدمی بیعت نہیں ہو سکتاہتو دیکھئے ایک عام
یہ جو مر   بات حضور قلندربابا اولیا ء فرما تے ہیں وہ کہتے ہیکہ صاحب
شد ہے یہ باپ ہو تا ہے رو حانیت ہے وہ فرما تے ہیں جس طرح اسکول کا باپ
نہیں بدلتا رو حانی باپ بھی نہیں بدل سکتاآپ کے ایک ابا ہیں وہ جیسے بھی ہیں
اچھے ہیں بر ے ہیں نیک ہیں غصہ والے ہیں آپ کے باپ ہیں ہر دنیا میں رہتے
ہو ئے مر جا ئیںگے قبر میں چلے جا ئیں گے باپ کی تبدیلی واقع نہیں ہو گی تو
جب عملی طور پر دنیا وی طور طور باپ تبدیل نہیں ہو تا تو روحانی طو ر پر آپ
با پ کیسے تبد یل کر سکتے ہیں ؟ یا پھر اسے آپ با پ نہ کہیں اس لئے آپأ ایک
جگہ بیعت ہو نے کے بعد دو سرین جگہ بیعت نہیں ہو سکتے ہمارے یہا ں بے
شمار خطوط آتے ہیں بے شمار لوگ ہمارے یہاں آتے ہیں کے صاحب ہم فلا ح
جگہ بیعت ہیں وہاں ہمارا دل نہیں لگتا وہاں ایسا ہو گیا وہاں ایسا ہو گیا
سلسلہ عظیمیہ میں آکر ہم ایسے لوگوں کو سلسلہ عظیمیہ میں داخل نہیں کر
تے اس لئے داخل نہیں کر تے یہ حضور پاکؐ کا بنایا ہوا قانون ہے قانون سیکھا نے
کا طریقہ تو یا دنہیں ہے وہاں تک پہچانے کے لئے بیٹھے ہو ئے ہیں دو سری بات
یہ سمجھ میں ؤتی ہے جو بندہ اپنے پیرو مر شد سے بھا گے ہو ئے میرے پاس آرہا
ہے کل وہ مجھ سے بھا گ کے کہیں اور چلا جا ئے گا تو کیا ضرورت ہے اپنا وقت
خراب کر نے کی اوراس کا وقت خراب کر نے کی اور جہاں تک یہ بات ہے بھئی
پیرو مر شد خالی ہے انہوں نے کچھ نہیں آتا بھئی ہم نے کچھ دیکھا ہی نہیں
بھئی تمہیں کیا پتا پیرو مر شد خالی ہیں کیا ہیں ہاس طر ف تو نظر ہی
نہیگئی اس سلسلے میں واقعہ میں لکھاہے غوث الشا ہ علی قلندر نے کہ ایک
صاحب شا خ پربیٹھے ہو ئے کلہا ڑی ما ر ر ہے تھے وہاں سے ایک آدمی گزرے اور
انہوں نے کہا بے وقوف آدمی یہ غلط بیٹھا ہو ا ہے ادھر بیٹھ تنے کے اوپر پھر تو
جڑ میں کلہا ڑی ما ر اس صورت میں تو گر جاا ئےء گا اس نے سنی نہیں اس نے
دو چا ر کلہا ڑی ما ری وہ شاخ پر تو بیٹھا ہی تھا وہ وہ شا خ جیسے ہی گری
وہ بھی گر گیا تو اس نے سو چا یہ تو بڑا اللہ والا ہے اس کے کہنے پر فو راً ہی

گر گیا وہ جناب بھا گ کہ اس کو پکڑ لیا کہ صاحب آپ تو بہت اللہ والے آدمی
ہیں آپ کو غیب کا علم آتا ہے مجھے تو بھی کیل کی تلا ش ہے مجھے ملے میں تو
آپ کا مرید ہو گیا انہونے کہا میں کہاں بھئی میں کیسے مر یدی کیسے پیری میں
بھئی میں اس لا ئن کا نہیں ہوں کہنے لگے کیسے نہیں ہو ں آپ اس لا ئن کے آپ
نے کہا گر جا ئو گے میںگر گیا وہ جو صاحب کمزور تھے وہ لکڑی کاٹنے والے طا
قت ور تھے انہوں نے پکڑ لیا میں تمہیں جانے نہیں دوں گا تو صاحب اس نے اپنے
جان چھوڑانے کے لئے کہا اچھا بھئی تو میرا مر ید ہے تو درخت کے نیچے بیٹھ جا اور
کام بتا دیا کہ اللہ اللہ کیا کرانہوں نے کہا بھئی کب تک کیا کرو ں انہوں نے کہا
میں جا رہا ہوں جب میں آئوں گا جب تک تو اللہ اللہ کر تے رہنا کر انہوں نے سو
چا بھئی یہ کچھ دن بیٹھے گا بیٹھنے کے بعد خود ہی بھا گ جا ئے گا وہ چلے گئے تو
وہ جی بیٹھ گئے درخت کے نیچے اللہ اللہ جو اس نے بتا یا کر تے رہے اس کا یقین
جو ہے اللہ کو بہت پسند آیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ السلام کو بھیجا کہ
بھئی یہ تو یقین کا پکا ہے اس کو یہ بھی پتا نہیںاس کا پیرو مر شد کون ہے کیا
ہے تو لہذا اس کو کچھ نوازوں حضرت خضر علیہ السلام وہاں پہنچے انہوں نے
تعارف کر وایا کہ بھئی میں صدر ہوں اللہ میاں نے مجھے بھیجا ہے بڑے خوش ہو
ئے بڑے آدب کیا ہا تھ چو مے جو آدب کا کام تھاانہوں نے کیا تو اس کے بعد حضرت
خضرنے کہا کہ بھئی تم اس طرف بیٹھے آنکھیں بند کرو جو میں کہو وہ پڑھو تو
کہنے لگے یہ کیا بات ہو ئی صاحب یہ تو نہیںہمارے پیر صاحب نے ہمیں یہ نہیں
بتا یا کہنے لگے میں خضر ہو ں کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے آپ خضر ہیں لیکن ہمارے
صاحب نے یہ نہیں بتایا نہ انہوں نے کہا بھئی مجھے اللہ نے بھیجا ہے میںخضر ہوں
تو انہوں نے کہا بھئی حضرت خضر علیہ السلام آپ یہ بتا ئیں جب ہم اپمنے پیرو
مر شد سے بیعت نہیں ہو ئے تو دو سروں سے کہاں ہونگے اب آپ کہاں سے آئے
تو میں تو یہ سمجھتا ہوں میرے پیرو مر شد کی کرا مات ہے کہ اللہ نے آپ
کوبھیجا میں ان چکروں میں نہیں پڑتا جی سلام و علیکم آپ جا ئیں ہتو اللہ میاں
دیکھ رہے تھے تو اللہ میاں نے کہا کہ بھئی اب ایسا کرو کہ بھئی اس کے پیر کو
پکڑ کر لا ئووہ پیر کو پکڑ کر لا ئے اور انہوں نے کہا بھئی یہ تیرا پیر ہے اور اس
کا پیشہ ہے چو ری چو ر ہے یہ تو وہ کہنے لگا چو ر ہو کچھ بھی ہو میرا تو پیرو
مر شد ہے اور اتنا کا مل پرو مرشد ہے کہ اللہ نے خضر کو بھیج دیا حضرت خضر
علیہ السلام نے تو بہ استغفار کیا اللہ سے معافی ما نگی کہ میں آئندہ اس قسم
کا کام نہیں کروں گا خضر علیہ السلام نے ان چور صاحب کو رو حانی علوم
منتقل کئے اور پھر ان پیر صاحب نے اپنے مر ید رو حانیت کا علم سیکھا یاتو اس کے
بعد پیر صاحب نے کہا سبحان اللہ مر ید ہوتو ایسا ہو جو پیر کو مانے تو اب
دیکھئے اس واقعے میں یہ ہے کہ آپ کا یقین ہے ایک یقین ہے اللہ کا نام لے رہا
ہے ایک بندے اس بنیا دپر کہ ایک بندے نے یہ کہا کہ اگر تم اللہ کے اس نام کا ورد
کرو گے توب تمہیں اللہ مل جا ئے گاتو اس طرح اللہ تعالیٰ نواز تھے اب یہ پرو
مر شد کے ہر حکم کی تعمیل کر نا رو حا نیت کے حدود میں ہے اس لئے ایک بچے

کو آپ کہتے ہیں ب ایسے لکھا جا تا ہے اگر بچے ب الف کی طر ح لکھے تو بچے
کبھی تختی نہیں لکھ سکتا تو اسی طر ح رو حا نی علوم میں آپ کتنے پڑھے ہو
P.H.D ئے ہوں

کیوں نہ ہوں آپ کی حیثیت ایک نر سری کے بچے کی ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے
اس کو ؤپ کوتسلیم کر نا پڑتا ہے اگر آپ اس کو تسلیم نہیں کر یں گے تو آپ رو
حانی علوم نہیں سیکھ سکتے اب رہ گیا بھئی یہ کہ دنیا دا ری چھوڑ دو اب دنیا
داری چھوڑنا جو ہے اب آپ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں تو حضور
پاکﷺ نے واضع الفاظ میں فرما دیا کہ لا ...عربی آیت ...اسلام میں دنیا داری
چھوڑنا نہیں ہے اسلام میںبنیاد ی بات یہ ہے کہ پہلے آپ والدین کا اپنی بیوی کا
اپنے بچوں کا اپنے رشتے دا روں کے حقوق پو رے کر یںدنیا کے حقوق بھی پو رے کر
یں اور دنیا وی حقوق بھی پو رے کر یں اب یہ تصور میں جویہ لوگ چھوڑ چھا ڑ
کے چلے جا تے ہیں یہ اسلام میں اس کی اجا زات نہیں ہے اب ؤپ کہیں گے جی
بہت سے ایسے اللہ والے ایسے ہیں جو سب چھوڑ چھا ڑ کے چلے گئے تو اس میں
دو صورتیں ہو نگی ایک صورت تو یہ ہو ت ی ہے کہ ان کے اوپر روحانیت کا اتنا
زیادہ غلبہ ہو تا ہے کہ ان کے ذہن سے دنیا نکل جا تی ہے تو ان کے اوپر ایک
قسم کا جز اگیا تو وہ اپنے ارادے سے نہیں چھوڑتے ان انوار کا اتنا ذخیرہ ہو جا تا
ہے کہ دنیا جو ہے وہ ان کے نکل جا تی ہے لیکن ایسے لوگ زیادہ تر ایسے ہو تے
ہیں جو شادی بیا ہ نہیں کر تے اور جو لوگ شا دی بیاہ کر تے ہیں مثال کے طور
پر بابا گنج شکر ہیں بابا فر ید ہیں اور بہت سارے بزرگ ہیںاس کے بر عکس آپ
دیکھیں لا ل شہبا ز قلندر ہیں،ناناتاج الدین نا گپو ری ہیں شا دیاں نہیں تو وہ
اگر کہیں جا کربیٹھ جا ئے کسی جگہ تو اس کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسلام
کے خلاف ہے اسلام کے جو حدود معین ہے اس میں حقوق العباد میں آنا ہی نہیں
اس لئے اگر اس کا راستہ ایسا متعین ہو جا تا ہے تو وہ بڑا عارضی ہو تا ہے اب
یہ جتنے بھی بزرگ ہیں جنگل میں جا کر بیٹھ گئے اپنے حال میں ہو تے ہیں تو وہ
اللہ کی مخلوق کی خدمت کر تے ہیںشا دی شدہ جو لوگ ہیں وہ دنیا کی سو
چتے ہیں اب مثال کے طور پر میں ہوں جیسے میں یہاں جنگل میں آکر بیٹھ گیا
اب جنگل میں آکر بیٹھ گے بھئی ٹھیک ہے ما شا اللہ میر ے بچے ہیں بڑے ہیں سب
اپنے اپنے کا روبار میں لگے ہو ئے ہیں اب جتنی میری ذمہ داری تھی بچے اپنے
پیروںپر کھڑے ہو گئے تو اب میں جنگل میں آکر بیٹھ گیا تو اس کو لا تس اسلام
نہیں کہو تو یہاں بیٹھ کر بھی آدمی حقوق پو رے کر سکتا ہے تو اجا زات اس طر
ح اگر آپ فا رغ ہیں آپ کی شا دی نہیں ہو ئی ہے اور واقعتا آپ کا ذہن اللہ
کی طر ف لگ گیا ایک تو یہ آپ کو ئی کام ہی نہیں کر تے بس پڑے ہو ئے ہو
شروع شروع میں یہاں پڑے ہو ئے بھئی کیوں پڑے ہو یہاں دل لگتا ہے بھئی یہاں
دل لگتا ہے تو اپنا کام کر کے آئو محنت مزدوری کرو تو اسلام میں اس بات کی جا
زات نہیں ہے کہ اس کو دنیا کو چھوڑیں لیکن اسلام یہ نہیں کہتا دنیا کو اپنے اوپر
مسلط نہ کرو دنیا کو اس طرح رکھو کہ بس تمہیں اللہ چا ہتا ہے اللہ تعالیٰ نے

یہ جو دنیا بنا ئی ہے آپ کے لئے بنا ئی ہے یہ زندگی کچھ نہیں ہے جب آپ دنیا کے
لئے مر نے جا ئیںدنیا آپ کے لئے بنی تو یہاں صورت حال یہ ہے کہ ہم دنیا کے لئے
ہو گئے ہمارے لئے دنیا کے سوا کچھ ہے ہی نہیں تو یہ جو ہے یہ اسلام کے سوال
کے خلاف ہے اور کو ئی پرو مر شد کو ئی رو حانی استاد اسبات کی اجا زت نہیں
دیتا کہ آدمی جو ہے اپنا گھر بارچھوڑ دے والدین جو حقوق ہیں وہ پو رے نہ کر ے
تعلیم حاصل نہ کر ے کا رو بار نہ کر ے اس کی اجا زت رو حانیت میں نہیں ہے ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 2

Time 02:45

چالسویں سے کیا مرا د ہے ؟

ایک صاحب نے چا لسواں کے بارے میں سوال کیا کہ چا لیس دن سے کیا مرا د ہے
اکثر کو ئی آدمی مر جا تا ہے تو چا لیس دن ثواب پہنچا نے کے غرض سے فتح
خوانی کی جا تی ہے اور پھر چا لسواں بنا یا جا تا ہے اسی طرح دیکھنے میں بھی
آیاکہ وظا ئف میں بھی چا لیس دن تک عمل ہو تا ہے سنا ہے فلاح بز رگ نے چا
لیس دن کا چا لیس روز کا چلا کا ٹا کسی بھی خاص کام کے لئے چا لیس دن ہی
کیوں مخصوص ہے اس کی رو حانی نقطہ نظر سے کیا مراد ہے ؟

اب یہ چا لیس میں ایک بات اور بھی شا مل ہے رو حانی لقطہ نظر سے سوالا کھ
اگر سوالا کھ چا لیس دن میں پڑھ لو تو آپ کامل ہو جا ئیں گے چا لیس دن میں
سوالاکھ مر تبہ پڑھ لو فلا چیز تو مواقل تعمیل ہو جا ئے گا ،چا لیس دن میں
سوالاکھ مر تبہ پڑھ لو فلا نچیزپڑھ لو توحمزہ تعمیل ہو جا ئے گا اس میں ایک
صورت یہ بھی ہے یہ جو اللہ تعالیٰ کاروحانی نظام ہے یہ خیالات میںساری دنیا
قائم ہے خیال میں اگر آپ کسی چیز کو سوالاکھ مر تبہ دو ہرا دیں ذہنی
یکسوئی کے ساتھ تو آپ کے اندر تصرف کی طا قت پیدا ہو جا تی ہے ہیعنی آپ
اس چیز کو کر سکتے ہیں اتنے طا قت آدمی کے اندر پیدا ہو جا تی ہے تو جب وہ
کو ئی بات کہے گا تو وہ ہو گی تو سوا لاکھ مر تبہ اس طرح اچھا چا لیس دن کا
ایسا حساب کتاب ہے اگر چا لیس دن میں اگر سوالاکھ مر تبہ کسی چیز کو کیا
جا ئے تو اس سے یہ ہو تا ہے کہ انسانی شعور پر بو جھ بھی نہیں پڑتا انسانی
شعور مواقل بھی نہیں ہو تا اور انسان کے اندر اتنی طا قت آجا تی ہے کہ وہ
تصرف کر نے کے قابل ہو جا تا ہے اب حضرت مو سیٰ علیہ السلام کے قصے میں

بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چا لیس راتوں میں مو سیٰ علیہ السلام کو توریت دی
تو یہ چا لیس دن چا لیس رات تو اب یہ جو مر نے کے بعد جو ہے چا لسواں یہ
اس کی کو شعوری حیثیت تو ہے کہ صاحب چا لسواں ضروری کر یں لیکن بس
ہے کہ مو سیٰ علیہ السلام کو چا لیس دن میں چا لیس راتوںمیں تو ریت ہو تی
تھی تو اس لئے چا لیس دن کے بعد فتح ثواب کریں اور چا لسواں کر یں اس کی
حیثیت جو ہے وہ اس کی رو حانی حیثیت ضرور ہے وہ یہ ہے کہ روحانی حیثیت
جو وہ ہے یہ چالیس دن میں سوالاکھ مر تبہ اگر کسی چیز کو دوہرائیں تو اس سے
انسان کے اندر تصرف کی طا قت پیدا ہو تی ہے۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 3

Time 06:45

موت اور نیند میں کیا فر ق ہے ؟

یہ بات آپ لوگوں نے لو ح قلم میں پڑھی ہو گی اور اس کی زیادہ تفصیل جو ہے
قلندر شعورمیں شا مل ہے پہلی بات تو میں آپ سے یہ عرض کروں گا یہاں جو
یہ سوالات ہو تے ہیں اس سوالات سے صیحح معنوںمیں استفائدہ کر نے کے لئے
سلسلہ عظیمیہ کا نچوڑ ہے مثلاً کتا بیں ہیں اب جیسے یہی سوال ایک بھا ئی نے
کیا ہے اگر وہ قلندر شعور کتاب انہوں نے پڑھی ہو تی تو یہ سوال ان کے ذہن
میں کبھی نہیں آتاقلندر شعور ایک کتاب ہے ہمارے پھر یہ ہے کہ روحانی
ڈائجسٹ ہر مہینہ نکلتا ہے اس میں بہت ساری رو حانیت کو کور کر لیا جا تا ہے
وہ بھی ہر مہینے رو حانیت کے مطا بق ضرور پڑھنا چا ہیے پرا نی رو حانی ڈا
ئجسٹ بھی یہاں سے مل جا تی ہیں اگر کو ئی صاحب کو شوق ہو تو وہ پرانے
ڈا ئجسٹ پڑھے نئے بھی پڑھے تو اس سے علم میں اضا فہ بھی ہو گا ور دو سرا
یہ ہے کہ جو آپ سوالات کر یں گے ان سوالات کی علمی حیثیت بھی زیادہ ہو جا
ئے گی ۔ یہ جو بھا ئی نے سوال کیا ہے کہ موت اور نیند میں کیا فر ق ہے یہ تو
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرما یا ہے کہ دو مو تیں انسان کے اوپر وارد ہیں
ایک تو مو ت یہ ہے کہ جب روح اس گو شت پو ست کے جسم سے اپنا تعلق ختم
کر لیتی ہے اس کا نام مو ت ہے اور رو ح اس جسم سے عارضی طور پر اپنا
تعلق ختم کر لیتی ہے لیکن جسم کی نگرا نی کر کے اس کا نام روح ہے ۔آپ لو
گ سمجھے روح اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ میں قمیض پہنی اب ایک صورت یہ
ہے کہ میں نے یہ قمیض اتا ری اور تار کر با ہر رکھ دی ا ب اس قمیض سے نے

کو ئی تعلق نہ رہا اس لئے نہ رہا کہ میں نے جو اس کی نگرا نی ہے وہ ابد میں
رہے گی اس نگرا نی کو ختم کر دیا یعنی میں نے یعنی میں نے اس کو کھا کر پھنک
دیا اب وہ چا ہے پھٹ جا ئے اڑ جا ئے کا نٹوں میں الجھ جا ئے میں نے اس کو پھینک
دیا اس کیفیت کانام جو ہے وہ موت ہے اور اسی قمیض کو میں اتار کر کھو ٹی
پر لٹکا دوں اور میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ اس کو دو با رہ مجھے پہننا ہے اور
جب جب یہ قمیض کھو ٹی پر لٹکی رہے اور میں دو با رہ اس کو اتار کر پہنو گا
تو یہ جو وقفہ ہے قمیض کا کھو ٹی پر لٹکنا اور اس کو دو با رہ جسم پر لانا اس
کا نام نیند ہے مثال سمجھ میں آئی نہ سمجھ میں آیا تو ذرا جس کی سمجھ میں
نہ آئے وہ بیچ میں بھی سوال کر سکتا ہے تو اب روح کے دو فر ق ہیں دو فر ق
یہ ہے کہ رو ح نے اس پو رے جسم کو با ڈی کو ما دی جسم کو اپنے ہ کا ایک
ذریعہ بنا دیا یعنی روح ہا تھ ہلا تی ہے تو جسم کا ہا تھ بھی ہلتا ہے اس کی
مثال بھی ہیاب اگر قمیض آپ نے پہنی ہو ئی ہے آستین کی تو اب آپ جب بھی
ہا تھ ہلا ئیں گے آستین تو ہلیں گی ہ لیکن اگر یہی قمیض اتا ر کر آپ فر ش پر
رکھ دیں آپ ہزار مر تبہ قمیض سے کہیں کہ ایک آستین ہلا دے تو اس کا مطلب
ہے یہ جو آستین ہے کپڑے کی آستین یہ تا بع ہے اس گو شت پو ست کے اسی
طرح ہا تھ تو ہا تھ کا یہ گو شت پو ست یہ لبا س ہے روح کا تو یہ لبا ستا ابع
ہے روح کے جب روح چا ہے گی تو گو شت کا ہا تھ ہلے گا اور اگر روح نہیں چا
ہے گی تو گو شت کا ہا تھ نہیں ہلے گا ہتو جب تک روح اس لبا س کو اپنے لئے
سرفراز رکھتی ہے تو اس وقت تک یہ جو نیم اس کا جو کچھ ہے عارضی طور پر
اپنا رشتہ اس لئے تو ڑا کہ یہ کہ یہ گو شت پو ستت کے جسم کوآرام ملے اور یہ
جو گو شت پو ست کا جو جسم ہے یہ روح کیا ہے روح حر کت ہے اب آپ یہ
دیکھیں ایک آدمی کام کر تے رہے اور سو ئے نہیں تو کچھ بھی کام نہیں کر ے گا
دماغ بھی کام نہیں کر ے گا ہا تھ بھی کام نہیں کریں گے ہر چیز بے کار ہو جا ئے
گی آپ پیر یہا رکھیں گے پڑے گا وہاں آپ جا ئیں گے ادھر دو سری جگہ یہی تو
رو ح جو ہے اپنے لباس کو جس طرح آپ چھا ڑتے ہیں د ھو تے ہیں سو کھا تے
ہیں استری کر تے ہیں تو یہ دھو نا سو کھا نا استری کر نا اس کو ہم یہ کہیں
کہ صاحب ہم نے اپنے لباس کو ٹانگ دیا ہے اس لئے کہ ہم دو با رہ اس کو
استعمال کر سکیں تو ہم یہ کہتے ہیں مثلاً ایک آدمی جو استری کر تا ہے وہ
اس کو دھو تا ہی نہیں اتار تا ہی نہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کہ اس
قمیض کی عمر ہی ختم ہو گئیاس کے برعکس آپ قمیض کو دھو ئیں اتا ر کے
استر ی کریں قمیض صیحح رہے گا اور آپ قمیض پہنے رہے گے پسینہ آئے گاگل
جا ئے گی میل آئے گا میل سے وہ ختم ہو جا ئے گی تو یہ روح جو ہے گو شت پو
ست کے جسم کو یعنی اپنے لباس کو جب آرام دیتی ہے تو اس آرام کے وقفہ کا
نام نیند ہے اور جب روح اس لباس سے یا اس گو شت پو ست کے جسم سے اپنا
راستہ بالکل منتقطع کر لیتی ہے تو یہ موت ہے۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 4

Time 05:20

انسان اور حیوان کی روح میں کیا فر ق ہے ؟

سوال:انسان اور حیوان کی روح میںکیا فر ق ہے مثلاً انسان موت کے بعد اپنے اعمال پر واضع ہے اس کے برعکس جب کسی جا نور کی مو ت واقع ہو جا تی ہے تو کیا جا نور کا اور جا نور کی روح کا تذکرہ ختم ہو جا تا ہے یا جانور کی روح کا بھی تذکرہ رہتا ہے موت کے بعد جانور کیا دو با رہ زندہ رہتے ہیں ؟

جواب :دیکھئے اب یہ جو سوال جو ہے عذاب ثواب جو ہے اس کے با رے میں قرآن سے رجوع فرما یا ہے قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ ...ہم نے کو ئی خطہ زمین ایسا نہیں چھو ڑا جہاں اپنے پیغمبر نہ بھیجے ہوں... اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے کہ ہم نے زمین کا کو ئی خطہ ایسا نہیں چھو ڑا جہاں اپنے پیغمبر نہیں بھیجے ہو ں ۔ساتھ ہی یہ ہے کہ جس جگہ پیغمبر نہیں پہنچے یا پیغمبروں کی تعلیمات نہیں پہنچی وہ غیر متعلقین ہیں یعنی ان پر عذاب ثواب نہیں یعنی ثا بت یہ ہواعذاب ثواب کا تعلق علم سے ہے ۔اگر آپ کویہ علم ہے کہ یہ چیز اچھی ہے اور یہ چیز بری ہے تو آپ اپنے اختیار استعمال کر کے جب بری چیز کو اپنائیں گے یا بر ے عمل کر یں گے تو آپ عذاب میں ہے اور آپ اگر کسی اچھی چیز کو اچھے عمل کو اپنا ئیں گے اور کر یں گے تو آپ ثواب کے مستحق ہیں۔ لیکن دو نوںصورتوں میں یہ بات آپ کی مسلمہ ہے کہ آپ کو یہ علم ہو ناچا ہیے کہ یہ کام برا ہے یہ اچھا ہے بس کا عمل یہ ہو ا انبیا ء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام نے جتنے بھی پیغمبر تشریف لا ئے ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبر بتا ئے جا تے ہیں ان سب نے نو ع انسانی کو دو سری مخلو ق سے الگ کر نے کے لئے اچھا ئی اور برا ئی کا تصرف دیا یعنی اچھا ئی اور برا ئی کا علم منتقل کیا ہے ۔اس طرح کرو گے تو یہ کام اچھا ہے اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ عذاب ہے جب انسان شعوری اعتبار سے ،عقلی اعتبار سے ،علمی اعتبارسے اس اچھا ئی ور برا ئی کے تصور کو قبول کر لیتا ہے تو وہ جزا اورسزا کا مستحکم ہو جا تا ہے۔ لیکن اس کے بر عکس ایک آدمی پا گل ہے ایک آدمی پا گل ہے اس کے ذہن میں طر ح طر ح کے تصور ہیں نہ اس کے اندر عقل ہے نہ اس کے اندر علم ہے کیوں کہ اس کے اندر اچھا ئی اور برا ئی کا عمل منتقل نہیں ہوا ۔اس لئے وہ جزا اور سزا کا مستحکم نہیں ہو تا وہ اگر کہیں چو ری کر لے اس کے اوپر سزا نہیں ہے عدالت بھی اسے سزا نہیں دے گی کہے گی یہ تو پا گل آدمی ہے اگر ایک آدمی کسی کے گھر سے

چو ری کر لے تو اس پر مقدمہ قائم نہیں ہو تااور دنیا میں بھی لیکن اگر کو ئی با ہو ش و حواس آدمی کسی کے گھر میں چو ری کر تا ہے تو دنیا میں بھی مقدمہ قائم ہو تاہے اور اللہ کی راہ میںبھی تونو ع انسانی کا یہ وصف ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک اضا فی عقل کو اور وہ اضا فی عقل یہ ہے کہ اس کو یہ بتا تی ہے کہ انبیا ء کی تعلیمات کی رو شن یہ یا انبیا ء کے اچھا ئی اور برا ئی کے تصور کے تحت کہ یہ کام اچھا اہے یہ کام برا اس کے بر عکس گا ئے میں ،بھنس میں، بیل نے بکر ی میں اچھا ئی برا ئی تصور نہیں ہے تو یہ بیل کے اندر بکر ی کے اندر اتنی عقل ہی نہیں ہو تی کہ وہ اچھا ئی اور برا ئی کا کر یں تو اس کی نہ کو ئی سزا ہو تی ہے نہ جزا تو اب یہ کہ روح کا کیا بنتا ہے بھئی ... یعنی رو ح تو گا ئے کے اندر بھی ہے ،بکر ی کے اندر بھی ہے ،روح انسان کے اندر بھی ہے توجس جس مخلوق جو بھی ہو کبو تر ہو ،بکر ی ہو بیل ہو یا انسان ہو تو ان کی جب رو حیں ان کے اوپر عذاب نہیں ہوتا اور یہ جا نوروں کی جو رو حیں ہیں ان کی رو حیں مرنے کے بعد گو شت میں تحلیل ہو جا تی ہیں اور انسانونکی رو حیں مر نے کے بعد گو شت میں تحلیل نہیں ہو جا تی بلکہ ایک الگ زون ہے ایک عالم ہے اس دنیا کی علم میں رہتیں ہیں اور ایک علم کے مطا بق جزا اور سزاکا جو تصور ہے اس سے وہ گزارتی ہے اور جس نے جیسے اعمال کئے ہیں اس میں جزا ہے اور اگر ایسے اعمال کئے ہیں کہ جس میں سزا ہے تو وہاں رو حیں سزا پا تی ہیں ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 5

Time 08:14

علم نجوم کی حیثیت کیا ہے ؟

علم نجوم ایک علم ہے اور آج سے نہیں پا نچ ہزار پرا نا بعض لوگ کہتے ہیں ہزار سال پرانہ علم ہے اس کا کو ئی اسی بات نہیں ہے سوال کیا ہے اس کا جواب ملتا ہے یا نہیں ملتا یہ بہت پرا نا حضور ابر ہیم علیہ السلام سے بھی پہلے کا علم ہے علم نجوم ہمار ے یہاں کو اسلام کی جو بنیاد تھی وہ حضرت ابرا ہیم علیہ السلام سے پا نچ ہزار پہلے تو علم نجوم تو پا نچ ہزار سال سے بھی پہلے بہت پہلے سے موجو د ہے لیکن یہ کہ یہ ایسا علم ہے کہ نقش پر اس طرح اعتماد کیا جا ئے جس طر ح اللہ کے علوم پر اعتماد کیا جا تا ہے حضور پاکﷺ کا حدیث ہے صدق اللہ ... کہ نجوم کا علم تو ہے لیکن وہ اس طر ح کا علم نہیں

ہے جس طرح اللہ کا علم سچ ہے تو علم تو سارے علم متا ثرکر تے ہیں مثلاً یہ
ہے کہ دھو پ میں تپش میں کہیںسے چل کر آرہے ہیں را ستے میں آپ کو ایک
درخت مل گیا اس درخت کے نیچے کھڑے ہو ئے ساٹھ ڈگری ٹمپریچر ختم ہو گیا ہے
یعنی درخت کے اپنی عمل متا ثر کر دی ۔ چا ند آپ دیکھتے ہیں ٹھنڈی ہوا سے آپ
متا ثر ہو تے ہیں ٹھنڈے پا نی سے متا ثر ہو تے ہیں منہ میں پھو گولے چل رہے
ہیں آپ کسی سبزی با زار میں چلے جا ئیے اس کو سبزی سے متا ثرہو جا ئیں گے
آپ وہا ں کے سے متا ثر ہیں تو کا ئنات میں جو کچھ بھی ہے ہر چیز ایک دو
سرے کو متا ثر کر رہی ہے اور یہی متا ثر کر نا ہی درا صل اس بات کی علامت
ہے کہ ایک واحد ذات ہے جس نے یہی ساری کا ئنات کو پھیلا یا ہے اور وہ کا ئنات
مجبور ہے اس بات کی کہ وہ اپنا کردارادا کر ے ۔اب پا نی پا نی مجبور ہے اس
بات پر کہ انسان کی پیا س بھجا ئے ،انسان مجبور ہے اس بات پر کہ انسان پا نی
پئے تو یہ ایک نظام ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ہر چیز ایک دو سرے کو متا ثر کر تی ہے
اب یہ علم ہے جہاں تک قیاس کا تعلق ہے اندازوں کا تعلق ہے اگر اندازہ صیحح
ہے پر یکٹس زیادہ ہے تو ایسی صورت میں جوابات صیحح بھی ہو سکتے ہیں ...
اب یہ جو علم نجوم ہے اس میں قلیل تر ین صیحح علم جو ہے وہ علم جعفر ہے
لیکن اس کے با رے میں آپ یہ نہیں کہہ سکتے یہ بھی ایسا علم ہے کہ جیسے
قرآن کا علم ہے یا حدیث کاعلم ہے یا رسول اللہﷺ کا علم ہے یہ پیغمبروں کا
علم ہے ایسی بات نہیں ہے ۔ علم اپنی جگہ ہے علم تو بھئی میڈیکل سائنس
بھی ہے اب کیا ٹھکا نہ ہے میڈیکل سائنس کا بتا ئیے یہ دل کے وال بدلتے ہیں
یہاں سے نکالتے ہیں اور یہاں لگا دیتے ہیںاور دل کے وال چلتے رہتے ہیں اس میں
بیٹری فٹ کر دیتے ہیں اب وہ ایک سال کی ہے تو ایک سال چلے گی اور اگر
زندگی بھر کے لئے ہے تو زندگی بھر چلے گی اور اگر پچیس سال کے لئے ہے تو
پچیس سال چلے گی تو یہ بھی ایک علم اس علم تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ
کتنا بڑا علم ہے یہ سات سات یہ بھی با ت ہے آپ کتنے ہی پاور کی بجلی لگا
دیں کتنے ہی پا ور کی بیٹری فٹ کر دیں جب اس کا وقت آجا ئے گا اسے ختم ہو
نا ہے ایسا نہیں ہوا کہ جس میں بیڑی لگ گئی ہو اس سے فر شتہ ملک الموت
ڈر کے بھا گ گیا ہو ایسا نہیں ہو تا تو علم اپنی جگہ ہے علم کی افا دیت اپنی
جگہ ہے تو ہر ہر علم کی افا دیت اور اگر یہ ہا تھ کی لکڑی ہے اس سے لوگ
بڑی بڑی عمارتیں بنا لیتی ہیں اور بعض دفعہ تو بڑی حیرت ہو تی ہے کہ یہ
کیسے بنا دیا لیکن جب ہم اس میں غورکرتے ہیں تو بچپن سے لیکر جوانی تک
جوانی سے لیکر بو ڑ ھا پے تک ہی لگے گا ۔ تو جو چیز بدل رہی ہے اب دیکھئے
بدل کا مالک تو اللہ ہے حقیقت اٹل ہو تی ہے حقیقت میں کو ئی تبدلی نہیں ہے
تو اسی کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے فر ما یا صدق اللہ ... اللہ سچا ہے اور
نجوم چھوٹا ہے یہ تو بات الگ ہو گئی اب ہمارے دو ست تو نہیں سمجھیں گے
اب اللہ رحم کر ے بڑے اچھے آدمی تھے بڑے اچھے دو ست تھے ایک دفعہ ان کے گھر
بیٹھے تو سارے ایسے ہی بیٹھے جیسے علم نجوم ،علم جوہر کے بھی تھے اور وہ

بھی تھے یعنی بہت اچھی میٹنگ تھی میں بھی وہاں چلا یا کچھ با تیں واتیں ہو
ئیں تو انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ صاحب آپ نجوم کے با رے میں کیا کہتے
ہیں تو میں نے کہا صاحب نجوم کے با رے میں میرا کو ئی علم محدود ہے میں نے
اس کو نہ بہت زیادہ پڑھا ہے اورنہ بہت زیادہ اس کی گہرا ئی میں گیا ہوںاس
لئے کہ کو ئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو میرے ذہن میں وہی بیٹھے بیٹھے ایک
بات آئی کہ جب قرآن پاک کے نقطہ نظر سے علم نجوم کی کو ئی حیثیت نہیں تو
صاحب وہ کیسے ان دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے فر ما یا ...عر بی آیت ... اللہ تعالیٰ
نے اپنے حکم سے سو رج کو، چاند کو اور نجوم کو تمہا رے تا بع کر دیاہے اب دیکھئے
نہ ہم نجوم کے ما ہر کے پا س آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ صاحب آپ کا فلاں
ستا رہ ہے فلاں مر یخ ہے ساتھ ستو ن ہیں جب ہم ستارے کہ نجوم میںآگئے تو
اس کا مطلب ہے کہ ستا رے ہما رے اوپر حاکم ہو گیا ہم ستا رے کے اوپر حاکم
نہیں ہو ئے تو قرآن میں جب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ستا روں کو
مستخر کر دیا تو یہ بات الٹ ہو ئی اور ظا ہر ہے اللہ تعالیٰ کی کو ئی بات
چھوٹی نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ کی کو ئی بات بیکا رنہیں ہو سکتی ہےاور اللہ
تعالیٰ کی کو ئی بات بغیر حکمت کے نہیں ہو سکتی ہےقرآن پا ک کی نقطہ نظر
سے بھی یہی صورت ہے اب آجا ئیے علم نجوم کا جو حساب کتاب ہے اس میں ٹا
ئم سیٹ بڑا ضروری ہے ہےتو ہمارے یہاںصورت یہ ہے کہ علم کی جو چا لیں ہیں
یا حر کت یابروج پر آنا جا نا یہ ستا روں کا متعین ہےہے فلاں وقت میں فلاں عام
فلاں گھڑی فلاں ستا رے فلاں برو ج میںے فلاں گھڑی فلاں برو ج میں سے فلاں
ستا رے پا ئے جا ئے گا یا غا ئب اور ستا رے ملے اس کے لئے ایک وقت کا تعین ہے
اس کے لئے انکا ایک پو را چاٹ بنا ہوا ہےہےاب ہمارے یہ صورت ہے اب مثال کے
طور پر ایک بچہ پیدا ہو اپاکستان میں پانچ بجے صبح تو اب پا نچ بجے یہاں صبح
صبح کے یہاں اگر پا نچ بجے ہیں تو لندن میں کیا بجا ہے بھئی ...لندن میں پانچ
گھنٹے کا فرق ہے لندن میں با رہ بجے ہیں رات کے اور کہیں چھ مہینے کا بھی فر
ق ہے کہ چھ مہینے رات ہو تی ہے چھ مہینے دن تو اس کا ،مطلب ہے جو نجوم
کا جو حساب کتاب کر نا چا ہتا ہے جیسے جنم کنڈلی بنانا آپ کہتے ہیں تو تو
اسے اس بات میں بھی ما ہرت ہو نی چا ہیے کہ پا نچ بجے ہیں لندن میں کیا بجا
امر یکہ میں کیا بجا آسٹر یلیا میں کیا بجا سعودیہ میں کیا بجا کہاں بجا اور کس
طر ح بجا تو اتنی کون محنت کر تا ہے تودو سری بات یہ ہے کہ بچہ کی پیدا ئش
ہو ئی تو انہوں نے کہا صاحب اماں سے ہم نے پو چھا تھا کہ صاحب جب تم پیدا
ہو ئے تو صبح کی آذان ہو رہی تھی اب آذان پا نچ منٹ پہلے بھی ہو تی ہے پا نچ
منٹ بعد بھی ہو تی ہے تو اس پا نچ منٹ کے آپ آذان سے ٹائم کا تعین نہیں کر
سکتے ہ کیوں کہ تعین ہی نہیں ہوا آذان کا تو اس لئے جو موجودہ علم نجوم ہے
جو ہے اپنے یہاں آپ اسے انکا رنہیں کر سکتے تو اس لئے اس کا صیحح حساب و
جواب نہیں آئے گا کہ ٹائم جو ہے اس کا تقاضہ پو را ہو ہےاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 6

Time 04:37

اللہ تعالیٰ نے فر مایا '' ہم نے آسمان کو بروج سے زینت بخشی ہے

اور پو شیدہ کیا شیطان مر دود سے ''اس کی تشریح کر یں ۔

قرآن پا ک میں یہ کہتے ہیں ...عربی آیت ...ہم نے سماوات کو بروج سے زینت
بخشی سماوات اور ہم نے آسمانو ں کو برو ج سے مظا ہین کیا یعنی سجا یا تو
اس کو چھپا لیا...من کل ... ہر شیطان مر دود سے تو اب اگر بروج سے اور شیطا
نیوں سے مرا د ہم وہ ستا رے لیتے ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں تو بھئی یہ تو سب
کو نظر آتے ہیں شیطان کو بھی نظرآتے ہیں ،کافرکو بھی نظرآتے ہیں ،مشرک کو
بھی نظرآتے ہیں ، مسلمان کو بھی نظرآتے ہیں ،رو ح کو بھی نظرآتے ہیں ،اچھا
جی ہم سب کو نظر آتے ہیں تو جب ہم سب کو نظر آتے ہیں تو شیطان کو بھی
نظر آتے ہیں تو اس کا مطلب ہے یہ جو برو ج اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں برو ج
کو آسمان برو ج سے آسمان کو زینت بخشی یہ وہ دنیا ئیں ہیں بے شمار دنیا ئیں
جو دنیا اس دنیا کی طرح لا کھوں کروڑوں ہیں یعنی آسمان سے مرا د خلاء
آسمان سے مراد خلاء یہ آسمان جیسے ایک رنگ ہے ایسا رنگ خلاء کا ایسا رنگت
جہاں نظر ٹکرا کر واپس آجا تی ہے جہاں نظر ٹکرا کر واپس آتی ہے وہ نیلا نظر
آتا ہے تو یہ قانون ہے تو اللہ تعالیٰ نے کہا جس طر ح تمہا ری یہ دنیا ہے اس
طرح اور بھی بے شمار دنیا ئیں ہیں اور اس خلا ء میں ساری دنیا تیر رہی ہے ۔
اور یہ خلاء ان دنیا ئوں سے آراستہ ہے اور لوگوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے
جو دیکھنے والے ہیں اور ان کو شیطانو ں سے چھپا لیا اب اس میں ایک بری
عجیب بات ہے کہنی پڑتی ہے اب جس صاحب نے سوال کیا بڑا عجیب سوال کیا
کیسے قانون نکلتا ہے کہ اگر کوئی بندہ نوع انسانی کا کو ئی فر د آسمانی دنیا
سے واقف نہیں ہے آسمانی دنیا سے چپھی ہو ئی ہے وہ شیطان کے گروہوں میں
شمار ہے ہبڑی سخت قرآن پاک میں آیت ہے ...کہ ہم نے آسمان کو برو ج سے
زینت بخشی اور چھپا لیا شیطان مردود سے اگر ہم اس زینت کو نہیں دیکھ رہے
تو ہم کیا چیز ہیں شیطان مر دود ہوئے اس لئے جب تک ہم آسمان کو جن بروج
نے سجا یا ہوا ہے ان کو نہیں دیکھتے تو ہمارا شمار بھی شیطا نیت میں ہو تا ہے
تو ضروری ہے کہ ہم قرآن پاک میں بہت ساری آیا تیں ہیں جن کو لوگ کہتے
ہیں سمجھ میں نہیں آتیں اسلام سے منتشبہت کا کیا تعلق اسلام میں کتاب لا
ریب وفی ...یہ کتاب اس میں کسی قسم کا شک شبہ نہیں ہے جب شک شبہ

نہیں تو منتشبہات کیسے تو یہ اور اگر منتشبہات ہے تو قرآن پاک کیسے ہوگیا
اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ...قرآن پاک میں کو ئی چھوٹی سی چھوٹی بات اور کو
ئی بڑی سے بڑی بات ایسی نہیں ہے کہ جس کی ہم نے قرآن میں وضا حت نہ
کر دی ہو ۔ جب اللہ تعالیٰ اتنا بڑا اعلان کر رہے ہیں کہ ہرچھوٹی سی چھوٹی
بات اور ہر بڑی سے بڑی بات کی قرآن پاک میں وضا حت ہے تو تو منشبہات
کیسے اگر قرآن میں منتشبہات ہے تو پھر ذلک الکتاب لا ریب وفی...کا کیا ہے
اسلام میں تو دورد سے مطلب یہ ہے کہ اس میں خلاء میں بے شمار دنیا ئیں ہیں
بے شمار ہیں بے شمار کہکہشائیں بے شمار گلیکسی ہیں اور اللہ تعالیٰ کیسی
بندے کے اندر جیسے میں نے پہلے سوال میں جواب دیا تھا کہ کسی بندے کے اندر
جنت کے دماغ متعارف ہو جا ئے تو اس دماغ سے وہ ان گلیکسی کا مشا ہدہ کر
لیتا ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 7

Time 05:00

خالی الذ ہن ہو نے سے کیا مراد ہے ؟

تو یہ میرا خیال ہے کو ئی ایسی بات نہیں ہے اس میں غو ث پاک کے بارے میں
اصل میں جب آدمی بہت بڑا ہو جا تا ہے نہ تو آدمی شا عری بھی شروع کر دیتا
ہے اور سب با ت شا عری میں آجا تی ہے رحمت ما نگ رحیم ما نگ یہ ایسے
تصرف والے اب یہ ہے کہ آپ اللہ کو ما نگے رب یہ ہے کہ ساری نعمت ہے اللہ
کا رزق نعمت ہے کہ اللہ میاں مجھے رو ٹی دے پیسے بھی اللہ کی نعمت ہے کہ
اللہ مجھے پیسے دے اللہ میاں یہ دے وہ دے ایسا ہو تا ہے دیکھئے اب صوفیا لوگ
کہتے ہیں صوفیا ء کہتے ہیں کہ تم مجھ سے کیوں نہیں مانگتے جو اصلی ہے اللہ
کو اللہ سے مانگو تو جب آپ کو اللہ مل گیا پھر آپ کو کچھ ما نگنے کی ضرورت
نہیںپڑے گی ایک حضور قلندر با با اولیا ء فرما یا کر تے تھے کہ بھئی اگر اللہ کے
ساتھ را شتہ قائم کر نا ہے تو اللہ کے سامنے ڈھا ئی تین سال کے بچے بن جائو
بس وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا اب دیکھئے ڈھا ئی تین سال کے بچے کے ساتھ کیا
ہو تا ہے سر دی نہ لگ جا ئے گر می نہ لگ جا ئے با ہر نہ نکل جا ئے دیکھنا کو
ئی با ہر تو نہیں جا رہا دیکھنا چری تو ہا تھ میں نہیں ہے بھئی دیکھنا وہ ما
چس ہا تھ میں نہیں دینا ارے با ہر نکل گیا ب دیکھو سارا گھر بھا گ رہا ہے ننگا
نکل گیا سردی لگ جا ئے گی لو لگ جا ئے گی گر می لگ جا ئے گی تو جب دو دھا

ئی سال کے بچے کے لئے مابا پ اتنے بے قرار ہیں پر یشان ہیاور اس کی ساری
ضروریات پو ری کر تے ہیں مثلاً ماں با پ خود نہیںکھا ئیں گے بچے کو کھلا دیں
گے کچھ ایسے ہی جو تا پہن لیں گے بچے کو اچھے سے اچھا جو تا پہنا ئیں گے عید
بقر عید میں آپ سب لوگ واقف ہی ہیں خدا نخوستہ حالات اچھے نہیں ہو تے
پیسے نہیں ہو تے ما ں باپ کیا کر تے کے چھوڑے جی بچوں کو پہنا دو اب دیکھئے
بیوی کہے گی میاں تم کچھ اپنا بھی تو بنا لو کہے نہیمیں تو بچوں کو بنا دو ں اپنا
تو اگلے سال دیکھ لوں گا تو بچے سے آپ اتنی محبت کر تے ہیں اور وہ اس کی
ساری ضروریات پو ری کر تے اپنی ذمہ داری پو ری کر تے ہیں تو اسی صورت
سے اگر آپ اللہ کے سامنے بچے بن جا ئیں چھوٹے سے تو اللہ بھی آپ کی ضرورت
پو ری کر تا ہے اسی طر ح سے جس طر ح ایک چھوٹے بچے کی ماں باپ سے
ضدپو ری کرتے ہیں یہ دل کی بات ہے ہر مشکل کام لیکن ہو سکتا ہے میرے
پیا رے مر شد نے بتا یا تھا بھئی کہ خواجہ صاحب ڈھا ئی تین سال کے بعد عمر اللہ
کے سامنے تو بھئی ہماری تو سمجھ میں یہ بات آگئی اللہ کا شکر ہے بھئی ہم
بھی خوش ہیں ہمارا اللہ بھی خوش ہے دل کی بات ہم نے آپ کو بھی بتا دی
اپنے پیرومر شد کی اب یہی طر ز ہے اب سوال ہے کہ روحانیت میں کیا طر ز
فکر ہے کہ اللہ کے سامنے ہر آدمی وہ ساتھ فٹ کا ہو پا نچ فٹ کا ہو عقل مند
ہو بے وقوف ہو اللہ کے سامنے بچے ہو ہوآپ بن جا ئیں، جج بن جا ئیں ،فقیر بن
جا ئیں ،ڈاکٹر بن جا ئیں اماں کے سامنے جا ئو گے اماں وہی سمجھے گی وہ آپ
کی پڑھی ہو ئی وقالت کو نہیں جانتی وہ تو یہ جا نتی ہے یہ میر ا بچہ ہے بس
اسی طر ح وہ آپ سے بات کر ے گی اسی طرح ڈانٹ ڈاپٹ کر ے گی اور آپ اگر
اسے اپنی وقالت سمجھا نے لگے گے وہ کہیں گی بھئی یہ جا کر تو کہیں اور بات
کر تو نے کہا تیرا پیٹ بھر گیا تو یہ اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رحمت بھی مانگو
اور زیادہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہی اللہ تعالیٰ کو ما نگ لو جب اللہ تعالیٰ آپ
کو مل جا ئیں گے ایک صاحبہ تشریف لا ئیں تھی میرے پاس بہت اللہ والی خاتون
تھیں اور مجھے ان کے بیٹے کا اس طرح پتے چلا کہ میں ان کو لیکر گیا اتھا حضور
قلندر بابااولیا ئ کے پاس تو انہوں نے کہا میں ان سے ملنا چا ہتی ہوں تو جب
میں ان کو لیکر گیارکشہ میں تو مجھے حیریت ہو ئی کہ وہ با قاعدہ ایسے ہا تھ
بندھے کھڑی تھیںخیر وہ آئے ملے اور اندر چلے گئے اور ہم تو پتہ نہیں کیا بات ہو
رہی ہے تو میں نے ان سے پو چھا کہ ماں جی مجھے وسعت فرما ئو تو انہوں نے
کہا ٹھیک ہے وہ آسمان کو تکتی رہی انہوں نے فر ما یا بیٹا رب را ضی سب
راضی بھئی رب کو راضی کر لو کسی چیز کا مسئلہ نہیں اور جب رب راضی
نہیں ہے سوائے پریشانی کے اور کو شش کرر تے رہو جدو جہد کر تے رہو کبھی
کا میاب ہو گئے کبھی نا کام ہو گئے لیکن اگر رب راضی ہو گیا تو ساری کا ئنات
آپ کے قدموں میں ہو گی یہی طر زفکر ہے جو پیرو مر شد اپنے مر ید میں اپنے
شا گرد میں یا اپنی اولاد میں منتقل کر تے ہیں ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 9

Time 13:58

خواب کی حقیقت کیا ہے ؟

س: ایک صاحب...

اللہ تعالیٰ نے یہ جو کائنات بنا ئی اس کا ایک سسٹم ہے پو را پو را ایک سسٹم ہے
پو را ایک نظام ہے کہا یہ جا تا ہے کہ اس دنیا میں اب تک حضورپاک ﷺ خاتم
البیین تھے ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبر تھے یہ اس لئے روایت ہے قرآن میں اس
کا تذکرہ آیا ہے کہ ایک لا کھ چوبیس ہزار لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ضرور کہا کہ
زمین کا کو ئی خطہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں ہم نے پیغمبر نہ بھیجے ہو ں تو یہ
جو اولیا ء اللہ ہیں بڑئے بڑئے محالفین ہے بر حال یہ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ چو
بیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں آئے اور ان پیغمبر وں نے جو بنیادی کام کیا وہ یہ
کیا کہ انسان کے اندر اچھا ئی اور برا ئی کا تصور پید اکیا دو سری جو انہونے مثلاً
بکر ی ہے بھیڑ ہے گا ئے ہیں بھنس ہیں کبو تر ہے ان کے اندر اچھا ئی اور برائی
کا تصورنہیں ہے اگر کو ئی بکر کسی جگہ منہ ما ر کے گھا س کھاجا ئے یا کسی
درخت کو چبا جا ئے اس کے اوپر آپ چو ری کا مقدمہ قائم نہیں کرسکتے اس لئے
کہ بکر ی کو اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ چو ری کیا چیز ہو تی ہے اور اچھا
ئی کیا ہو تی ہے برا ئی کیا ہو تی ہے وہ اپنی جبلت کے اوپر جبلت کے اوپر
زندگی گزار رہی ہے بس اسے کھانا ہے جو چیز اسے کھا نی ہے کھا نی ہے اس
کی جبلت ہے گھاس کھانا لیکن اس کے جبلت میں گو شت کھا نا نہیں ہے تو وہ
کبھی بھی گو شت نہیںکھا ئے گی چا ہے آپ اس کو کتنا ہی اہتمام سے بھون کے
پکا کے کسی بھی صورت سے بکر ی کے آگے آپ گو شت ڈالیں وہ گو شت نہیں
کھا ئے گی اسی طرح شیر کی جبلت ہے گو شت کھانا آپ شیر کو کو ئی بھی طر
یقہ اختیار کر ین کہ وہ پتے کھا لے گھا س کھا لیں تو وہ نہیں کھا ئے گا تو ایک
جبلت کے تحت لوگ چل رہے ہیں مثلاشیر کسی کو چھیڑ پھا ڑ کھا تا ہے تو اس پر
کو ئی مقدمہ قائم نہیں ہے کیوں نہیں کر یں گے اس لئے مقدمہ قائم نہیں کر یں
گے اس کے اندر کو ئی شعور ہی نہیںہے اچھا ئی اور برا ئی کو نا پنے کا کو ئی آلہ
ہی نہیں ہے اس کے دماغ میں تو یہ ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبر جو اللہ تعالیٰ
نے بھیجے ہیں انہوں نے نو ع انسانی کو دو سری مخلوقات سے ممتا ز کر نے کے
لئے اچھا ئی اور برا ئی کا تصور دیا ہے یہاں کا ئنات میں جو بھی کچھ آپ کر تے
ہیں وہ ایک طر ف اچھا ہے ایک طر ف برا ہے عمل ایک ہی ہے اب مثلاً آپ رو

ٹی کھا تے ہیں حلال رزق کما کر رو ٹی کھا تے ہیں وہ رو ٹی کھا نا آپ کے لئے
اجر کا با عث ہے ثواب کابا عث ہے اگر وہی روٹی آپ چو ری کر کے کھا تے ہیں
کسی سے چھین کے کھا تے ہیں تو یہ کھا نے کا عمل ایک ہی ہے روٹی کا عمل
ایک ہی ہے چونکہ پیغمبروں نے اچھا ئی اور برا ئی کا عمل منتقل کر دیا ہے نو ع
انسانی میں اس لئے کہ جب کو ئی آدمی کسی کی روٹی چھین کر کھا ئے گا تو یہ
برا عمل ہو جا ئے گا حالانکہ رو ٹی کھا نا ایک ہی بات ہے اب ساری زندگی ایسی
طر ح ہے تو یہ جو ہم گنا ہ اور ثواب اس طر ح ہے کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر بھیج کر اچھا ئی اور برا ئی کا تصور پیدا کیا اگر ہمارے ا ندر اچھا ئی
اور برائی کا تصو ر ہے تو ہم جزا اور سزا کے مستحکم ہیں اگر اس کے بر عکس
اگر کو ئی آدمی پا گل ہے دیوانہ ہے کیوں کہ وہ پا گل ہے دیوانہ ہے اس کے اندر
شعور کا م نہیں کر رہا ہے اگر وہ کو ئی برا ئی اختیار کر رہا ہے تو ا س کے
اوپر کو ئی سزا نہیں ہے اور اگر کو ئی اچھا ئی کر تا ہے تو اس کے اوپر کو ئی
جزا نہیں ہے اس لئے کہ وہ شعوری طور پر وہ انسان کے لیویل میں نہیں رہا
شکل و صورت تو انسانوں کی ہے چو نکہ اس کے اند ر عقل نہیں ہے اس کے
اندر امتیاز کر نے کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے اس کی جو حیثیت ہے وہ ان
مخلوقات کی ہو جا ئے گی جن مخلوقات کے اندر اچھا ئی اور برا ئی کا تصور ہو
گا ہتو یہ جو جزا اور سزا مقدرات کا سلسلہ ہے یہ اس لئے جزا اورسزا ہے کہ
انسان کو قااللہ تعالیٰ نے ایک پرو گرام کے تحت بتا دیا ہے کہ اس طرح زندگی
گزارو گے تو یہ تمہا رے لئے بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے بھی پسندیدہ ہے
اور اس کے بر عکس زندگی گزارو گے تو تمہا رے لئے بھی برائی ہے اللہ کے لئے
بھی نا پسندیدہ ہے یہ تو مسئلہ ہو گیا تخریب کا اس میں کو ئی بات نہیں
سمجھ میں آئی ہو تو آپ پو چھ سکتے ہیں ۔

ایک صاحب :...

ابا حضور :ہدیکھئے میں نے آپ سے عرض کیا ایک آدمی قتل کر رہا ہے تو ا س کے
ذہن میں یہ بات ہے کہ قتل کر نا بری بات ہےیااللہ تعالیٰ نے اس کو یہ اختیار دیا
ہے کہ قتل کر نا بری بات ہے اور دو سرا یہ ہے غصہ کر نا بری بات ہے جب تک
کو ئی آدمی زیادہ غصہ میں نہیں ہو گا اور اس کے جذبات اتنے زیادہ مستحیل
نہیںہو جا ئیں گے کہ اس کی عقل سلپ ہو جا ئے وہ قتل نہیں کر ے تو یہ صاحب
مقدمہ ہر گز نہیں ہے کہ خواجہ صاحب فلاں آدمی کو جا کر قتل کر دیں اور
خواجہ صاحب اس قتل سے بچنا چا ہتے ہیں اور جدو جہد اور کو شش کر تے
ہیںتو اللہ تعالیٰ کے تحت وہ ذہن وہاں سے ہٹ جا ئے گا ۔ اور جو آدمی قتل ہو
ناہے وہ کسی بھی طر ح قتل ہو سکتا ہے ۔

ایک صاحب :...

تو یہ جو خواب ہے خواب سے متعلق جو با تیں ہیںوہ اس طر ح ہے کہ آپ تو
یہاں پہلی دفعہ تشریف لا ئے ہیں کئی دفعہ اس کا تذکرہ ہو چکا ہے کہ ہر

انسان کے اندر ہر انسان کے اندر دو دماغ کام کر تے ہیں، ہر انسان کے اندر
دوحواس کام کر تے ہیں ،ہر انسان کے اندر دو صلاحتیں کام کر تی ایک وقت
متحرک رہتی ہیں اور کام کر تی ہیں ایک حواس جو ہے وہ ٹائم اسپیس سے بند
ہو کر کام کر تے ہیں اور ایک حواس جو ہے وہ ٹائم اسپیس میں آزاد ہو کر کام
کر تے ہیانسان کے اندر جو دو دماغ ہیں ایک دماغ جو ہے جب اللہ تعالیٰ نے آدم
سے کہا تھا ...عربی آیت... کہ آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو خوش ہو کر
کھا ئو جہاں سے دل چا ہے یعنی پو ری جنت سے پھر کو ئی پا بندی نہیں ہے کہ
بھئی یہاں سے کھا ئو یہاں سے نہیں لیکن لا تقربا ... اس درخت کے قریب نہیں
جا نا اور اگر تم اس درخت کے قریب چلے گئے تو پھر تمہا را شمار ظالموں میں
ہو گا تو اب اس کے بعد تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرما یا تھا کہ تم جنت میں
رہو اور جہاں دل چا ہے خوش ہو کر کھا ئو ایک تو یہ اور خوش ہو نا جہاں سے
دل چا ہے یعنی آزادی کے ساتھ سے اب جنت ایسا تو نہیں ہے دو میل کی ہوگی
اب اللہ تعالیٰ یہ تو نہیں کہتے کہ ایک دو میل کی ہے یا چو نسٹھ گز کا پلا ٹ کا
ہزار گز کا پلاٹ ہے یا کرا چی جتنا ہے جنت کا رقبہ اتنا ہے کہ اس کے بارے میں
کو ئی تعین نہیں کیا جا سکتا کہ بھئی اتنے میل کا ہے یعنی لا متنا ہی رقبہ ہے
جس کو جنت کہتے ہیں تو لا متنا ہی رقبہ کے با رے میں اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں
حیث ...کہ جہاں سے بھی دل چا ہے تو کھا ئو یعنی پو ری جنت جو ہے ان کے
تسلسل میں تھی اور پو ری جنت میں وہ جہاں دل چا ہے جا سکتے تھے اور
جہاںسے دل چا ہے کھا نا کھا سکتے تھے تو ایک ہی دماغ ہوا آزاد دماغ ٹائم
اسپیس سے آزاد پھر اللہ تعالیٰ نے کہا پھر اس درخت کے قریب چلے گئے تمہا را
شمار ظالموں میں ہو گا جب انسان اسب درخت کے قریب چلا گیا آدم اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا اور نا فرما نی کی اور اس ظلم اور نا فر مانی سے ایک اور
دماغ بناجس کو ہم نا فر ما نی کا دماغ کہتے ہیتو یہ جو نا فر ما نی کا دماغ ہے
یہ ٹائم اسپیس کا دماغ ہے اور اس دنیا کا دماغ ہے اور ما دی دماغ ہے وہ دماغ
ہے جس میں شہقوق اور وسوسے زیادہ آتے ہیں تو دو دماغ انسان کے اندر آتے
ہیں اور دونوں دماغ انسان کے ا ندر کام کر رہے ہیں اور کام کیوں کر رہے ہیں
کام اس لئے کر رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ جنت کا دماغ چھین لے اگر اللہ تعالیٰ
جنت کے دماغ کو نا فر مانی کے بعد کر لیتو پھر انسان کبھی جنت میں نہیں جا
سکتا تھا تو پھر انسان کا یہ منشا ہ ہے کہ انسان دو با رہ جنت میں جا ئے تو اس
لئے اللہ تعا لیٰ نے اس دماغ کو سلف نہیں کیا بلکہ اس دماغ کو مغلوب کر دیا اور
نا فر مانی کے دماغ کو غالب کر دیا ہ اگر کسی آدمی کے اندر کسی وجہ سے
کسی نیکی کی وجہ سے بزرگوں کی دعا ئو ں کی وجہ سے اس کی پا کیزگی کی
وجہ سے دورد شریف کی کثرت کی وجہ سے جنت میں تو اس کو سچے خواب
نظر آنے لگتے ہیں اور کیوں کہ وہ دیکھتا ہے کیوں کہ جنت کے دماغ کی دیکھی
ہو ئی چیز ہو تی ہے اس لئے اس کی تعبیر بھی وہی نکلتی ہے اور وہ کا م
بھی د و دن میں چا ر دن میں دس سال میں، بیس سال میں ،پچا س سال میں یا

صبح اٹھتے ہیں جو کچھ وہ دیکھتا ہے اس کی عمل درآمد ہو جا تا ہے اس لئے
عمل درآمد ہو جا تا ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے خواب وہ جنت کے دماغ میں
دیکھا ہے اور یہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ خواب لوگ دیکھتے ہیں حضور پاکﷺ کا
ارشاد گرا می ہے جب تم کو ئی خواب دیکھو تو کسی ہر آدمی سے بیان نہیں
کرو ایسا آدمی تلاش کر و جو تمہا ری نظر میں نیک ہو جو تمہا ری نظر میں
مخلص ہو اللہ کی مخلوق کے لئے مخلص ہو اور جو خواب کی جزویات سے کچھ
نہ کچھ واقفیت رکھتا ہو۔تو اس کا مطلب خواب کی جزویات سے کچھ نہ کچھ
واقفیت رکھنے کا مطلب یہ ہوا وہ بندے جنت کے دماغ سے متعا رف ہے اور جنت
کا دماغ جانتا ہے جنت کسی ایسی آدمی کا خواب سنتا ہے تو اس کے اندر جنت کا
دماغ متحرک ہو جا تا ہے اور وہ جنت کے دماغ سے دور پڑی ہوئی چیزیں دیکھ
لیتا ہے تعبیر بتا دیتا ہے ساتھ ہی ساتھ حضور پاکﷺ نے یہ بھی ارشاد فرما یا کہ
تعبیر بتا نے والے بندے کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر کو ئی پر یشانی والی بات تو
اگر جس نے خواب دیکھا ہے وہ اس کو نہیں بتا ئی جا ئے کہ وہ پر یشان نہ ہو
جا ئے بلکہ اس کے تعادارف کی تعبیر بتا ئی جا ئے مثلاً ایک آدمی نے خواب دیکھا
اس کی تعبیر یہ ہے خدانخواستہ کو ئی بیماری آئے گی یا کو ئی اکسیڈنٹ ہو جا
ئے گا تو تو اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نہ کہے کہ صاحب اکسیڈنٹ ہو جا ئے
گا آپ کا بلکہ اس سے کہے کہ ذرا خواب میں کچھ ایسے خاکے ہیں کہ جس سے
پر یشانی وغیرہ کی صورتیں بنتی ہیں تو آپ صدقہ کر دیں خیرات کر دیں آپ
ذرا قرآن پاک پڑھیں نمازیں پڑھیں اللہ سے تو بہ استغفار کر یں تا کہ جو یہ پر
یشانی ہے معمولی پر یشانی ہے یہ ٹل جا ئے تو یہ دو با تیں وہ یہ بتا تا ہے کہ
اچھا ہو نا ہے یا وہ یہ بچنے کی تدابیر بتا تا ہے تو دونوں کا ایک ہی مطلب نکلتا
ہے کہ وہ خواب کی ملکیت سے واقف ہے خواب کی ملکیت سے واقف ہو نے کا
مطلب یہ ہے کہ وہ جنت کے دماغ سے واقف ہے ۔ تو آپ نے دیکھا ہو کسی نے
بھی دیکھا ہو بہت سارے لو گ دیکھتے ہیں کہ جب کو ئی آدمی کو ئی خواب
دیکھتا ہے اور اس کی تعبیر صیحح نکلتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس بندے کے
اندر جنت کا دماغ متحرک ہے اور اگر وہ چا ہے تو اس جنت کے دماغ کو اور مزید
متحرک کر کے کسی استاد کی نگرا نی میں اس کو اتنا زیادہ طا قیت ور بھی کر
سکتا ہے کہ جس طرح وہ خواب میں دیکھ رہا ہے وہ بیداری میں بھی خواب کو
منتقل کر کے دیکھ سکتا ہے اولیا ء اللہ کے بے شمار واقعات ہیں یہ ہو گیا وہ
ہو گیا جیسے کہ آپ نے سنا ہو گا تو اگر کو ئی آدمی خواب دیکھتا ہے اور اس کی
تعبیر ویسے ہی نکل آتی ہے بات وقت کی نہیں ہے وہ دو سال میں بھی نکل
سکتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کا دماغ متحرک ہوا اور جنت کے دماغ
کی دیکھی ہو ئی چیزوں کو اس دنیا کے دماغ میںشعور میں اس کو نوٹ کر لیا
اور نوٹ کر کے اس کو یاد رکھناظا ہر ہے اس کی تعبیر وہی نکلے گی نہ جس
طر ح خواب میں دیکھا ہے ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 66

Track 10

Time 04:36

کیا پیرومر شد کے وصال کے بعد کسی اور پیر سے بیعت کی جا سکتی ہے ؟

سوال :ایک صاحب ...

جواب :ابا حضور ... اصل میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ آج کل جو بیعت کا جو سلسلہ ہے آج کل تو بیعت کا یہ سلسلہ ہے کہ بس بیعت ہو گئے استاد کو کچھ آتا ہے نہیںآتا بس سلسلہ کی تو کسی تو بس ہم نے یہ دیکھا ہے کہ دیکھا کہ سو پچا س آدمی بیعت ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا ہم بھی ہو جا ئیں ایسا نہیں ہے بیعت کا ایک اصول ہے یہ اصل میں ایک اسکول ہے ایک اسکول ہے روحانی روحانیت کو سیکھنے کے لئے جب آپ کسی آدمی کا انتکاب کر تے ہیں اور اس آدمی کو اپنے لئے استاد مان لیتے ہیں اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہا تھ دے دیتے ہیں اس لئے کہ وہ آپ کو رو حانی علوم سیکھا دے تو اس کو بیعت ہو نا کہتے ہیں یعنی روحانی طور پر آپ نے کسی کی شا گر دگی اختیار کر لی یہ رو حانیت مین اس کو بیعت ہو نا کہتے ہیں اب صورت یہ ہے کہ ایک قانون ہے جس طرح انسان کا ایک اب جیسے ہم پیدا ہو ئے اپنے ابا کے نام پر پہچانے جا تے ہیں رو حانیت کا بھی ایک قانون ہے رو حانیت سیکھنے سے نہیں آتی رو حانیت بطور ورثہ کے منتقل ہو تی ہے یہ اصول ہے حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کا بنا یا ہوا قانون ہے رو حانیت سیکھنے سے نہیں آتی روحانیت منتقل ہو تی ہے اور جو چیز منتقل ہو تی ہے وہ ورثہ ہو تاہے مثلاً ایک باب کا انتقال ہوا اب اس نے جو بھی کچھ مکان بنا یا جا ئیداد بنا ئی وہ اولاد کو ہی منتقل ہو گا بطور ورثہ سے اسی صورت سے اگر روحانیت کسی آدمی کو سیکھنی ہے تو اس باب سے یا روحانی استاد سے جو روحانیت منتقل ہو ئی اسے جب ہم ما دی دنیا میں باپ کو نہیں بدل سکتے تو اسی طر ح روحانی دنیا میں بھی باپ کو نہیں بدل سکتے تو یہ حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کا یہ مقام ہے کہ ایک دفعہ کہیں بیعت ہو نے کے بعد وہ بندے کسی دو سرے کا بیعت نہیں ہو سکتا جس طرح حضور نے فرمایا کہ اگر کسی بندے نے اپنی والدیت بدلی اس کو حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے بہت برا ماننا اور بہت برا کہا ہے مثلاً اب ایک آدمی کے باپ کا نام جمیل ہے وہ انکار کر تا ہے کہ میرا باپ نہیں ہے میرا باپ تو فلاں ہے تو اس بات کو حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے بہت ہی نا پسند فرما یا ہے ویسے بھی دنیا داری کے اعتبارسے بری بات ہے کہ صاحب لو جی یہ تو اپنے باپ کو مانتا ہی نہیں میرا

باپ ہی نہیں ہے تو اس کو معاشرہ بھی قبول نہیں کر تا توا سی طرح رو حانی باپ بھی ہو تا ہے اور روحانی باپ جو ایک دفعہ بن گیا گیا دنیا وی باپ جو ایک دفعہ بن گیا وہ بن گیا وہ اچھا ہے برا ہے یہ سوال نہیں ہے جیسا بھی ہے با پ ہے آپ والدیت تبدیل نہیں کر سکتے ۔اسی طرح رو حانیت میں بھی والدیت تبدیل نہیں ہو تی ۔اب ایک ہے سلسلے کی طر ف سے تو اس کو بیعت ہو نا نہیں کہتے اس کو کہتے ہیں طا لب ہو جا نا بیعت اسی کی رہے گی جو آپ نے اس سے بیعت کر لی جو آدمی بحیثیت طالب آپ کو قبول کر ے گا اس کی یہ ذمہ داری ہے وہ آگے آپ کی اسی باپ کو رکھے کہ جس باپ سے آپ نے بیعت کی تھی اور جو بھی ورثہ منتقل کر ے تو وہ اسی باپ کی روح کے ذریعے منتقل کر ے اس کا انتقال ہو جا ئے تو فیض تو جا ری رہتا ہے پیرو مر شد کی وصال کے بعد انسان طا لب ہو سکتا ہے لیکن بیعت نہیں ہو سکتا یہ قانون ہے ۔ اختتام

★★★★★★★★★